سلسلہ مطبوعات ۶

الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون

تسکین الاذکیاء فی حیات الانبیاء علیہم السلام

تالیف

مولانا محمد محمود عالم صفدر اوکاڑوی

ناشر: اتحاد اھل السنۃ والجماعۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ

تسکین الاذکیاء فی حیات الانبیاء

مرتب

مناظر اسلام وکیل احناف
حضرت مولانا محمود عالم صفدر اوکاڑوی

ناشر

اتحاد اہلسنّت والجماعت

جملہ حقوق بحق مولف محفوظ ہیں

نام کتاب .... تسکین الاذکیاء فی حیات الانبیاء علیہم السلام

مرتب .... مولانا محمد عالم صفدر اوکاڑوی

صفحات 616

مطبع .... عکاظ پرنٹرز 7574180

سرورق .... محمد عباس بھٹی

بار .... اوّل

تعداد 1100

ملنے کے پتے

- **مکتبہ اہل السنت والجماعت:**
  87۔جنوبی لاہور روڈ سرگودھا۔

- **جامعۃ الزہرا:**
  نایاب کالونی، نزد K.B. کالونی، لاہور۔ 0322-4003250

مرزا قادیانی کا اعتراض

مرزا قادیانی اعتراض کرتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اگر بیت المقدس میں تمام انبیاء علیہم السلام کو نماز پڑھائی اور موسیٰ علیہ السلام بھی مقتدیوں میں موجود تھے تو پھر جب آپ آسمان پر گئے اور موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو پہچانا کیوں نہیں بلکہ جبرئیل نے تعارف کرایا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں۔

جواب

آپ مجھے خیر المدارس میں ملے میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ آپ کہیں کہ ابھی میں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ اب کیا میرے اس نہ پہچاننے سے یہ سمجھ لیا جائے گا کہ میں نے نماز نہیں پڑھائی یا آپ نے نہیں پڑھی۔ یقیناً اس نہ پہچاننے سے نماز پڑھنے کی نفی نہیں ہوگی۔

اعتراض

جب آنحضرت ﷺ نے موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں نماز پڑھتے دیکھا تو پھر آسمان پر کیوں نہیں پہچانا۔

جواب

مثال کے طور پر میں نے قاری عبدالواحد کو دیکھا کہ وہ مسجد میں نماز پڑھ رہے ہیں، لیکن یہ ضروری نہیں کہ ان کا چہرہ بھی اچھی طرح دیکھ لیا ہو اس کے بعد پھر ملاقات ہوئی کسی نے بتایا یہ عبدالواحد صاحب ہیں۔ اب اس بتانے سے پہلی بات کی نفی نہیں ہوئی کہ میں نے عبدالواحد کو نماز پڑھتے دیکھا ہی نہیں۔ اب یہ لوگ اس طرح کی باتوں اور عقلی ڈھکوسلوں اور شیطانی وسوسوں سے نبی اقدس ﷺ کی ان احادیث مقدسہ جو تواتر کے درجے کو پہنچی ہوئی ہیں ان کا انکار کرتے ہیں۔

سوال

آنحضرت ﷺ کی بیت المقدس میں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی وہ

روحانی تھی یا جسمانی؟

جواب

اس بارے میں قرآن وحدیث میں کوئی واضح الفاظ نہیں ہیں کہ جن میں روحانیت یا جسمانیت کاذکر ہولیکن

ولقد آتینا موسیٰ الکتاب فلا تکن فی مریۃ من لقائہ

و جعلنا ہ ھدی لبنی اسرائیل.

تو اب اس آیت میں اسی موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کاذکر ہے۔جن کو تورات دی گئی، تورات نہ تو فقط روح کو ملی تھی اور نہ ہی جسم مثالی کو ملی تھی۔ بلکہ اس روح اور جسم کے مجموعہ کو ملی تھی وہ موسیٰ علیہ السلام جو بنی اسرائیل کے لئے ہدایت تھے اور ہدایت کا راستہ جسم مثالی یا فقط روح نہیں دکھاتی تھی بلکہ روح اور جسم کا مجموعہ ہدایت کا راستہ دکھاتا تھا۔تو اسی موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کا ذکر ہے جن کو تورات دی گئی اور جو بنی اسرائیل کے لئے ہدایت تھے۔ نیز جسم مثالی سے ملنا تو ملاقات ہے ہی نہیں۔مثلاً آپ مولانا فضل الرحمٰن کو ٹی وی پر دیکھتے ہیں مگر کبھی یہ نہیں کہتے کہ میں نے ان سے ملاقات کی ہے،حالانکہ مثال تو وہاں بھی ہوتی ہے۔لیکن اگر آپ ایک دفعہ ہاتھ ہی ملا لیں تو آپ ہر ایک کو بتاتے پھریں گے کہ میں نے مولانا فضل الرحمٰن سے ملاقات کی ہے۔پس اس سے معلوم ہوا کے لقاء کاذکر اسی جسمانی ملاقات کے لئے آتا ہے۔

سوال

موسیٰ علیہ السلام بیت المقدس سے آسمان پر کیسے پہنچ گئے۔

جواب

وہ رات معجزہ کی رات ہے۔جب حضرت اقدس ﷺ کو فوری طور پر یہاں سے آسمان پر پہنچا دیا گیا تو ان کو بھی پہنچا دینا کوئی مشکل نہیں ہے۔

سوال

قبر میں اور آسمان پر جو ملاقات ہوئی وہ تو جسمانی ملاقات ہے اور جو بیت المقدس میں ہے اس میں مختلف اقوال ہیں۔

جواب

اسمیں اگرچہ دو قول ہیں۔

(۱)......اجساد اصلی تھے۔

(۲)......اجساد مثالی تھے۔

لیکن یہ دوسرا قول ہماری شریعت پر فٹ نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ فوٹو کا پیاں پیچھے کھڑی ہوں تو کوئی ان کو جماعت نہیں کرا سکتا۔ دس ٹیلی ویژن پیچھے رکھے ہوں اور ان میں کچھ شکلیں آرہی ہوں کہ آیا ان کو جماعت کرا سکتے ہیں؟ جو لوگ کہتے ہیں کہ وہ اجساد مثالی تھے ہم ان کو کہتے ہیں آپ بھی اپنے پیچھے فوٹو کاپیاں رکھ کر جماعت کرالیا کریں تا کہ معراج کی رات جو جماعت کرائی گئی اس کی نقل ہو جائے۔

اس حدیث کے راوی ثابت البنانی کا اعتقاد

اس حدیث کے راوی ثابت البنانی نے حضرت انسؓ سے جب یہ حدیث سنی اسی دن سے دعا کرتے تھے یا اللہ اگر اپنی مخلوق میں سے کسی اور کو قبر میں نماز کی اجازت مل سکتی ہو تو مجھے مل جائے۔

حمید الطویل کہتے ہیں ہم نے انہیں لحد میں اتارا جب اینٹیں برابر کر رہے تھے اچانک ایک اینٹ گر گئی فاذا رأیته یصلی فی قبرہ وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے ساتھی کو کہا کیا تم نے نہیں دیکھا؟ اس نے کہا خاموش رہو۔ پھر ہم اس کی صاحبزادی کے پاس گئے اس نے ان کی دعا کا تذکرہ فرمایا۔ حوالہ (حلیۃ الاولیاء ص ۳۱۹ ج ۲)

حضرت ثابت البنانیؒ نے ۱۲۰ھ کے بعد وصال فرمایا جو کبار تابعین کا دور ہے اور ان کی دعا بھی بنی سنتی رہی اور لوگوں نے بھی سنی لیکن کسی نے انکار نہیں کیا۔ معلوم ہوا کہ لوگ اس بات کے قائل تھے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں۔

آیت سادسہ سے حیات انبیاء علیہم السلام پر استدلال

قال تعالیٰ وسلم علیه یوم ولد و یوم یموت و یوم یبعث حیا.

یہ آیت مبارکہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے بارے میں ہے جو شہید ہیں۔ مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے **یوم** سے مراد پورا زمانہ ہے۔ ایک یہ زندگی برزخ والی زندگی اور ایک آخرت والی۔ اس لئے فرمایا **وسلم علیه یوم ولد ویوم یموت و یوم یبعث حیا.** اب اس آیت مبارکہ سے اس زندگی کی سلامتی اور برزخ کی سلامتی اور آخرت کے دن کی سلامتی معلوم ہو رہی ہے۔ اب جو سلامتی اس زندگی میں ہے یہ فقط روح کی سلامتی نہیں بلکہ جسم اور روح دونوں کی سلامتی ہے اور آخرت کی جو سلامتی ہے وہ بھی جسم اور روح دونوں کی سلامتی ہوگی۔ اسی طرح قبر میں جو سلامتی ہوگی وہ بھی جسم اور روح دونوں کی سلامتی ہوگی اسی لئے نسائی شریف میں حدیث مبارکہ ہے۔

عن عبداللہ قال قال رسول اللہ ﷺ ان للہ ملائکة سیاحین فی الارض یبلغونی من امتی السلام.

(نسائی ص ۱۸۹ ج ۱)

بے شک اللہ تعالیٰ کے لئے فرشتے ہیں جو زمین میں پھرتے ہیں اور میری امت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔

اب اس حدیث میں **فی الارض** کا لفظ ہے یعنی وہ سلام لیتے بھی زمین سے ہیں اور پہنچاتے بھی زمین میں ہی ہیں یہ نہیں فرمایا کہ وہ **سیاحین من الارض الی العرش** ہیں یا من

الارض الی علیین ہیں یہ نہیں فرمایا تو آیت مبارکہ میں بھی ہے یوم یموت یعنی اس قبر کے زمانے میں بھی سلام پہنچے گا۔

چنانچہ احادیث مبارکہ میں آتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو اب بھی سلام پہنچتا ہے اور آپ ﷺ کے روضہ مبارک پر بھی ساری دنیا صلوٰۃ وسلام عرض کرتی ہے۔ دوسری حدیث نسائی شریف میں ہے

عن اوس بن اوس عن النبی ﷺ قال ان من افضل ایامکم یوم الجمعة فیه خلق آدم وفیه قبض وفیه النفخة وفیه الصعقة فاکثرو علی من الصلاة فان صلوٰتکم معروضة علی قالوا یا رسول الله ﷺ کیف تعرض صلاتنا علیک وقد ارمت ای یقولون قد بلیت قال ان الله عز و جل قد حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء.

(سنن نسائی ج ا ص ۲۰۳)

ترجمہ...... اوس بن اوسؓ سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا آپ ﷺ نے بے شک تمہارے ایام میں سے سب سے افضل دن جمعہ کا دن ہے اسی میں آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اور اسی میں ان کی وفات ہوئی اور اسی میں نفخہ ثانیہ ہے اور اسی میں صعقہ ہے۔ اور زیادہ بھیجو مجھ پر درود اس لئے تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارا درود کیسے آپ ﷺ پر پیش کیا جائے گا حالانکہ آپ بوسیدہ ہو چکے ہوں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا کے بے